Globethics Repository

Al-Irfan fi fadhail wa adabil Quran 8 (The Knowledge for the excellency and ethics for the Quran Part 8)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-02 12:19:49
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184131

فَصْلٌ فِي تَرْتِيْلِ الْقُرْآنِ عِنْدَ قِرَاءَتِهِ

﴿قرآن حکیم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا بیان﴾

٩٣۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ صَلَاتِهِ. فَقَالَتْ: مَا لَكُمْ وَ صَلَاتَهُ، كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رواه الترمذي وأبو داود والنسائي و أحمد.

وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح.

’’حضرت یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی اکرم ﷺ کی قرات اور نماز کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: تمہارا حضور ﷺ کی نماز سے کیا واسطہ؟ آپ نماز پڑھتے

الحديث رقم ٩٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء كيف كانت قراءة النبي ﷺ، ٥/١٨٢، الرقم: ٢٩٢٣، و أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل في القراءة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٦٦، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٨١، الرقم: ١٠٢٢، و في كتاب: قيام الليل و تطوع النهار، باب: ذكر صلاة رسول الله ﷺ بالليل، ٣/٢١٤، الرقم: ١٦٢٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٤، الرقم: ٢٦٥٦٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش http://www.minhajbooks.com

پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے جتنا وقت نماز میں لگاتے تھے۔ پھر اتنا ہی وقت نماز پڑھتے جتنا وقت آرام فرماتے، پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے جتنا وقت نماز میں لگاتے تھے، یہاں تک کہ صبح ہوجاتی۔ اس کے بعد حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کی قرات کی کیفیت بیان کی کہ آپ ﷺ کی قرات کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔‘‘

٩٤۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: إِنِّي سَرِيْعُ الْقُرْآنِ إِنِّي أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثٍ، قَالَ: لَئِنْ أَقْرَأُ الْبَقَرَةَ فِي لَيْلَةٍ أَتَدَبَّرُهَا وَ أُرَتِّلُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ كَمَا تَقْرَأُ. رواه البيهقي.

’’حضرت ابو حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں قرآن مجید (اتنی) تیزی سے پڑھتا ہوں کہ تین راتوں میں قرآن مجید ختم کرلیتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں سورہ بقرہ ایک رات میں پڑھوں اور اس میں غور وفکر کروں اور ترتیل سے اس کی تلاوت کروں تو اس طرح پڑھنا میرے نزدیک تمہارے پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔‘‘

٩٥۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: إِنِّي رَجُلٌ سَرِيْعُ الْقِرَاءَةِ وَ رُبَّمَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: لَأَنْ أَقْرَأَ سُورَةً وَاحِدَةً أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ مِثْلَ

الحديث رقم ٩٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٩٦، الرقم: ٣٨٦٦، و في شعب الإيمان، ٢/٣٩٦، الرقم: ٢٠٤٠، و في شرح الزرقاني، ٢/١٣.

الحديث رقم ٩٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٩٦، الرقم: ٣٨٦٧، ٣/١٣، الرقم: ٤٤٩١.

الَّذِي تَفْعَلُ، فَإِنْ كُنتَ فَاعِلًا لَا بُدَّ فَاقْرَأْهُ قِرَاءَةً تَسْمَعُ أُذُنَيْکَ وَ يُعِيْهِ قَلْبَکَ. رواه البيهقي.

’’حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ بیشک میں تیزی سے قرآن پڑھنے والا آدمی ہوں اور شاید میں نے ایک رات میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ (بھی مکمل) قرآن پاک پڑھا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقیناً میرا ایک سورت پڑھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس طرح کروں جس طرح تم کرتے ہو اور اگر تیرا ایسے کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو تم قرآن کو اس طرح پڑھا کرو کہ اپنے کانوں کو سنا سکو اور اپنے دل کو سمجھا سکو۔‘‘

٩٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَرَتِّلْهُ تَرْتِيلًا بَيِّنْهُ تَبْيِينًا وَ لَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَ لَا تَهُذَّهُ هَذَّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهِ وَ حَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَ لَا يَكُوْنَنَّ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّوْرَةِ. رواه ابن أبي شيبة والبيهقي و الديلمي و اللفظ له.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اے ابن عباس! جب تم قرآن پڑھو تو اس کو ٹھہر ٹھہر کر اور الفاظ و حروف کو خوب واضح کر کے پڑھا کرو اور اس کو ردی کھجور کے بکھیرنے کی طرح نہ بکھیر دیا کرو اور نہ ہی اسے جلدی سے شعر گوئی کی طرح پڑھا کرو اس کے عجائبات پر توقف کیا کرو اور اس

الحديث رقم ٩٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٤١، الرقم: ٣٠١٥٨، و البيهقيعن عبد الله في السنن الكبرى، ٣/١٣، الرقم: ٤٤٩٢، و في شعب الإيمان، ٢/٣٦٠، الرقم: ٢٠٤٢، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٣٦١، الرقم: ٨٤٣٨، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٤٣٥.

کے ذریعے اپنے دلوں کو حرکت دیا کرو اور تم میں سے کسی کا بھی ارادہ صرف آخری سورت تک پہنچنے کا نہیں ہونا چاہیے (کہ جلد ختم قرآن ہو جائے بلکہ اس کو غور و فکر اور تدبر کے ساتھ پڑھا کرو)۔‘‘

۹۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: إِقْرَأْ وَارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا. رواه الترمذي وأبو داود.

وقال: هذا حديث حسن صحيح.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتا جا اور یوں ترتیل سے پڑھ، جیسے تو دنیا میں ترتیل کیا کرتا تھا، تیرا ٹھکانا جنت میں وہاں پر ہوگا جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔‘‘

۹۸۔ عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ قَرَأَ أَحَدُهُمَا الْبَقَرَةَ وَآلَ

الحديث رقم ۹۷: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب (۱۸)، ۵/ ۱۷۷، الرقم: ۲۹۱۴، وأبو داود فى السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فى القراءة، ۲/ ۷۳، الرقم: ۱۴۶۴، وابن ماجة عن أبى سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ فى السنن، كتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ۲/ ۱۲۴۲، الرقم: ۳۷۸۰، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۲/ ۱۹۲، الرقم: ۶۷۹۹، وابن حبان فى الصحيح، ۳/ ۴۳، الرقم: ۷۶۶، والحاكم فى المستدرك، ۱/ ۷۳۹، الرقم: ۲۰۳۰، والبيهقى فى السنن الصغرى، ۱/ ۵۶۰، الرقم: ۱۰۳۰، وابن أبى شيبة فى المصنف، ۶/ ۱۳۱، الرقم: ۳۰۵۶.

الحديث رقم ۹۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۱۴۱، الرقم: ۳۰۱۵۹، و عبد الرزاق في المصنف، الرقم: ۴۱۸۸، و ابن المبارك في الزهد، ۱/ ۴۵۵، الرقم: ۱۲۸۵، و النووى في التبيان، ۱/ ۹۳، و أبو عبيد في فضائل القرآن، ۱/ ۷۵.

عِمْرَانَ فِي رَكْعَةٍ، وَ آخَرُ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَحْدَهَا فِي رَكْعَةٍ، وَ كَانَ قِيَامُهُمَا وَ رُكُوعُهُمَا وَ سُجُودُهُمَا سَوَاءً، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الَّذِي قَرَأَ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَ قُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ﴾ [الإسراء، ١٧: ١٠٦].

رواه ابن أبي شيبة وابن المبارك والنووي.

''حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے، ان میں سے ایک شخص نے ایک رکعت میں سورہ بقرہ اور سورہ آلِ عمران پڑھی تھی، اور دوسرے نے ایک رکعت میں صرف سورہ بقرہ پڑھی، جبکہ ان کی (بقیہ نماز یعنی) ان کا قیام، رکوع اور سجود سب برابر تھے؟ انہوں نے فرمایا: وہ شخص (افضل ہے) جس نے صرف سورہ بقرہ پڑھی (کیونکہ اس نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا)، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔''